اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

ساتویں جماعت کے لیے

غلام محی الدّین

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق ،علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
استنبول اوکلینڈ بینگ کوک بیونس آئرس
ٹورونٹو ٹوکیو ٹیپی چنائے دارالسلام دہلی ساؤ پالو
شنگھائی کراچی کوالالمپور کولکتہ کیپ ٹاؤن ممبئی میڈرڈ
میکسیکوسٹی میلبرن نیروبی ہونگ کونگ

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۳ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل ، ترجمہ کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی ۔ دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لئے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579826 0

پاکستان میں ــــــــــــــــ ، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
پلاٹ نمبر ۳۸ ،سیکٹر ۱۵ ،کورنگی انڈسٹریل ایریا ،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔۷۴۹۰۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

درس و تدریس ہر استاد کا پیشہ ورانہ اور بنیادی فریضہ ہے۔ یہ فرض ادا کرنے والا ہر استاد اپنے طلبا کے سامنے ایک ''آئیڈیل'' شخصیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ بچّے اپنے استاد کو جو کچھ بولتے اور کرتے دیکھتے ہیں وہی عمل اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ایک استاد کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ بچّوں کے سامنے اپنی گفتار اور کردار کا صحیح نمونہ پیش کرے۔ اسلامیات کا اہم اور لازمی مضمون پڑھانے والے استاد کی ذمہ داریاں اس سلسلے میں کئی گنا زیادہ ہیں۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا کرکے ہمیں مسلمان بنایا ہے لیکن مومن بننے کے لیے محض زبانی جمع خرچ کافی نہیں بلکہ اس کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ (اَلصَّفّ ۶۱:۲)

ترجمہ: ''تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو۔''

اسلام ایک مکمل دین، ضابطۂ حیات اور طریقۂ زندگی کا نام ہے۔ اسلام کے معنی عربی زبان میں اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ دینِ اسلام کا نام ''اسلام'' اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ اس جہاں میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات پھیلے ہوئے ہیں۔ کائنات کا یہ عظیم الشان کارخانہ ایک مکمل نظام اور اٹل قانون کے تحت چل رہا ہے جو خود اس بات کا گواہ ہے کہ اس کا بنانے اور چلانے والا ایک زبردست فرماں روا ہے جس کی حکومت سے کوئی چیز سرتابی نہیں کرسکتی۔ کائنات کی طرح خود انسان کی فطرت بھی یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ جو شخص علم اور عقل سے صحیح کام لے کر اللہ کو جانتا اور مانتا ہے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے وہی دراصل ''مسلمان'' کہلاسکتا ہے۔

اسلام صرف چند عقائد کا نام نہیں بلکہ ایک عملی نظامِ حیات ہے۔ صبح آنکھ کھلنے کے ساتھ ایک مسلمان اپنی عملی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ دن بھر کی مختلف مصروفیات میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کام کرنا ''عبادت'' کہلاتا ہے۔ اچّھی بات سوچنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ روزمرہ زندگی میں ہونے والے چھوٹے چھوٹے نیک کاموں کو بھی نوٹ کرتے جانا چاہیے

تاکہ بچّوں کو عملی مثالوں کے ذریعے اسلام کا بنیادی تصور سمجھایا جاسکے۔ اسلامیات کا اہم مضمون پڑھانے والے استاد کو چاہیے کہ وہ عربی زبان پر اچھی طرح عبور رکھتا ہو تاکہ وہ قرآنی سورتیں مکمل درستی کے ساتھ پڑھا سکے۔ قرآنی سورتیں پڑھاتے یا حفظ کراتے وقت تلفظ کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ اِعراب کی غلطی سے کئی بار عربی الفاظ کے معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔ استاد کو چاہیے کہ جماعت میں پڑھانے سے پہلے ایک بار پورا سبق خود اچھّی طرح پڑھے تاکہ ہجے یا املا کی غلطی نہ ہوسکے ایسی غلطی کی وجہ سے بچّوں پر استاد کا خراب تاثر پڑتا ہے۔

بچوں کو نظم و ضبط کا پابند کرنا ضروری ہے۔نظم و ضبط کے بغیر طلبا سبق میں دلچسپی نہیں لے سکتے۔ تدریس کے دوران ہمیشہ طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر کسی طالب علم میں کمزوری محسوس کریں تو الگ بلا کر اس کی کمزوری دور کرنے کی کوشش کریں۔ سب کے سامنے ڈانٹنے یا سزا دینے سے بچوں میں احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں طلبا کو سرزنش اور تنبیہہ ضرور کی جائے تاکہ وہ جماعت میں نظم و ضبط کی پابندی کرتے ہوئے تعلیم پر بھرپور توجہ دے سکیں۔ بچّے سے شفقت کا رویہ اختیار کرکے اور اس کی عزت بڑھا کر اسے اپنا اور دوسروں کا عزت و احترام کرنا سکھایئے۔

تدریس دوگونہ مہارت کا تقاضا کرتی ہے۔ اس کے لیے علمی مہارت بھی ضروری ہے اور فنِ ابلاغ پر دسترس بھی لازمی ہے۔ علمی مہارت کے لیے ریاضت ساری عمر جاری رہتی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ہر سبق سے قبل متعلقہ موضوع پر ضرورت کے تحت مختصر مطالعاتی مواد شامل کیا گیا ہے۔ موضوع کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے اساتذہ متعلقہ کتب کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ اساتذہ کی علمی اصلاح و ترقی میں معاون ثابت ہوگا۔ فنّی اعتبار سے استاد کی رہنمائی کے لیے ہر سبق کی مناسبت سے طریقہ ہائے تدریس اور سمعی و بصری معاونات کی نشان دہی کردی گئی ہے۔

اس جماعت کے بچّوں کے لیے بیانیہ طریقۂ تدریس اختیار کریں اور سبق کے بارے میں ان سے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھیں تاکہ سبق اچّھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔ عمومی طریقہ ہائے تدریس اور سمعی و بصری معاونات کے استعمال کے متعلق کوئی مستند کتاب سامنے رکھیں اور وقتاً فوقتاً اسے پڑھتے رہیں اور اپنے تجربے و بصیرت سے کام لیتے ہوئے مختلف اسباق پر مختلف طریقوں کے اطلاق کی کوشش کریں۔

فہرست

باب اوّل : قرآن مجید

○ ناظرہ قرآن ۲

○ حفظ قرآن ۳

○ حفظ و ترجمہ ۵

باب دوم :ایمانیات و عبادات

○ ایمانیات (عقیدۂ رسالت اور اس کے تقاضے) ۶

○ عبادات (اسلام میں عبادت کا تصور) ۷

○ دعا کی اہمیت اور فضیلت ۹

○ زکوٰۃ (فضیلت اور معاشرتی اہمیت) ۱۲

باب سوم : حیاتِ طیبّہ ﷺ

○ غزوۂ خیبر سے وصال تک ۱۴

○ فتحِ مکّہ ۱۵

○ غزوۂ حنین ۱۶

○ غزوۂ تبوک ۱۸

○ خطبۂ حجّۃ الوداع ۲۰

○ وصال ۲۱

باب چہارم : اخلاق و آداب

○ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت ۲۵

○ میانہ روی ۲۷

○ مساوات ۲۸

- حقوق العباد (رشتے دار، مہمان، مریض) ۲۹
- ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات ۳۰
- محنت کی عظمت ۳۲
- خیانت ۳۳
- سنگ دلی ۳۴
- شیخی ۳۵
- غصّہ ۳۶

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۳۷
- حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ۳۸
- صلاح الدین ایوبی ۴۰
- علامہ ابنِ خلدون ۴۱

ابتدائیہ

اسلامیات کی تدریس میں جن طریقوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے ان میں سے چند اہم طریقے یہ ہیں:

استقرائی طریقہ

اس طریقے میں استاد کو سب سے پہلے شاگردوں کی ذہنی سطح کا اندازہ لگانا چاہیے اس کے لیے اساتذہ کو بچّوں سے ایسے سوالات کرنے چاہئیں جو نہ صرف بچّوں کو سبق کی طرف آمادہ اور متوجہ کریں بلکہ ان کے منتشر خیالات یکجا ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں غور وفکر کی صلاحیت بھی پیدا ہو۔ سوالات اس قسم کے ہونے چاہئیں جن کے جوابات آسان ہوں اور طلبا ان سے الجھاؤ محسوس نہ کریں۔

بیانیہ طریقہ

تدریس اسلامیات میں بیانیہ طریقے کو مہارت کے ساتھ استعمال کرکے دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ معلّم اس طریقے میں حالات و کیفیات کا نقشہ الفاظ اور بیان کے ذریعے کھینچتا ہے۔ بیانیہ طریقے کے ضمن میں توضیع وتشریح بھی آتی ہے۔ یعنی کسی چیز، لفظ یا عبارت کا مفہوم اور مطلب اور اس کی حقیقت طلبا کے سامنے بیان کردی جائے۔ البتہ اساتذہ کو اس طریقے میں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ توضیع وتشریح کا معیار طلبا کی عمر اور ذہنی سطح سے ہم آہنگ ہو وگرنہ یہ طریقہ غیر مؤثر بھی ہوسکتا ہے۔

کہانی کا انداز یا طریقہ

اس طریقۂ تدریس میں کسی واقعے یا حالت کو مناسب اور دلچسپ انداز میں بیان کرنا ''کہانی کا انداز'' کہلاتا ہے اور یہ طریقہ طلبا کو آسانی سے متوجہ کرنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ البتہ یہ انداز سبق آموز بھی ہونا چاہیے۔ مگر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کہیں طلبا اس انداز کے اتنے عادی نہ ہوجائیں کہ وہ ہر وقت کہانی سننے ہی کے موڈ میں رہیں۔

باب اوّل : قرآنِ مجید

ناظرہ قرآن

ناظرہ قرآن کے لیے ساتویں جماعت میں پارہ نمبر ۱۳ تا ۲۰ (آٹھ پارے) رکھے گئے ہیں۔ ناظرہ قرآن والا حصّہ قرآنِ پاک میں سے باقاعدہ قرأت کے انداز میں پڑھایا جائے اور الفاظ کی صحت ، تلفّظ اور تجوید پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ طلبا تلاوت سے لطف اندوز ہوسکیں۔ انھیں قرآنِ پاک کی تلاوت کی اہمیت وفضیلت اور آداب سے بھی آگاہ کیا جائے۔ روزانہ چند آیات پڑھائی جائیں۔ اغلاط تختۂ سیاہ پرلکھ کر درست کروائی جائیں۔ طلبا سے فرداً فرداً سبق سنا جائے۔ یاد ہونے کی صورت میں اگلا سبق پڑھایا جائے۔

طریقۂ تدریس

ناظرہ قرآن کی تدریس کے لیے عمومی طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

قرأت کی کیسٹ بچّوں کو سنوائی جائیں۔ تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ چند آیات چارٹ پر خوش خط لکھ کر جماعت میں آویزاں کی جائیں۔

مقاصدِ تدریس

ناظرۂ قرآن کی تدریس کا مقصد بچّوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ صحیح تلفّظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرسکیں اور اس کی اہمیت وفضیلت اور آداب سے واقف ہوجائیں۔

اِعادہ

سبق روزانہ سنا جائے تاکہ روانی برقرار رہے۔ پچھلا سبق سنے بغیر آگے ہرگز نہ پڑھایا جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو سبق گھر پربھی مزید اچھی طرح یاد کرنے کے لیے کہا جائے۔

حفظِ قرآن

حفظِ قرآن کی غرض سے سورتیں یاد کراتے وقت بچّوں کو ان کی ممکنہ تفصیلات بھی بتادی جائیں مثلاً یہ سورۃ کس پارے میں ہے اور کتنی آیات پر مشتمل ہے۔

سورۃ الضّحیٰ

یہ مکّی سورۃ ہے جس میں گیارہ آیات ہیں۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ چند روز تک حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل نہ ہوئی جس کی وجہ سے آپ ﷺ بے قرار ہوگئے۔ اس صورتحال کی وجہ سے کفّار کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ اب وحی کا نزول منقطع ہوگیا ہے۔ کفّار کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور ایک تا پانچ آیات نازل ہوئیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یاد دلایا کہ آپ ﷺ کے رب نے نہ تو آپ ﷺ کو چھوڑا ہے نہ ہی ناراض ہوا ہے۔ اس کے بعد آیات چھ تا گیارہ میں اللہ ربّ العزّت نے حضور ﷺ کی دل جوئی فرمائی اور پیاری پیاری باتیں یاد دلائی ہیں۔

سورۃ الزلزال

سورۃ زلزال مدنی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی تو زمین سے تمام مردے زندہ ہوکر اٹھیں گے اور اس روز وہ اپنے پروردگار کے روبرو اپنے اعمال کا حساب دیں گے۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی اور اگر بدی کا مرتکب ہوا یا مسلمانوں کے خلاف حسد، بغض، بخل اور کینہ رکھا وہ بھی ظاہر ہوجائے گا۔ غرض اپنی دنیاوی زندگی میں جو کچھ کیا اس کا حساب دے گا۔ دنیا میں جس قدر اعمال کیے جاتے ہیں وہ پروردگار کے حکم سے اس روز کھول دیے جائیں گے، تمام لوگ اپنی قبروں سے میدانِ حشر میں طرح طرح کی جماعتوں یا گروہوں کی شکل میں حاضر ہوں گے اور پھر حساب کتاب ہوگا۔ میدانِ حشر میں جب ان کے اعمال دکھا دیے جائیں گے تو بدکاروں کو رسوائی اور نیکوکاروں کو سرخروئی حاصل ہوگی۔ حق تعالیٰ جو کچھ معاملہ ہر ایک عمل کے متعلق فرمائیں گے وہ اپنی آنکھوں سے نظر آجائے گا۔

سورۃ القارعہ

سورۃ القارعہ مکّہ میں نازل ہوئی اس کی گیارہ آیتیں ہیں۔ کھڑکھڑانے والی سے مراد قیامت ہے۔ جب قلوب کو سخت گھبراہٹ ہوگی اور کانوں کو صوتِ شدید سے کھڑکھڑا ڈالے گی۔ یعنی کہ قیامت کے اس ہولناک منظر کا کیا بیان ہو جس میں اس کے بعض آثار جو آگے بیان کردیے ہیں جن سے اس کی سختی اور شدت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بے اختیار ہر کوئی ایک ہی سمت بھاگے گا۔ پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ ہوکر اڑ جائیں گے جس طرح دُھنکی ہوئی روئی۔ روزِ حشر میزان میں جس کے اعمال وزنی ہوں گے وہ اس روز عیش و آرام میں ہوگا۔ اعمال کا وزن اخلاص و ایمان کی نسبت سے ہوگا۔ یعنی دیکھنے میں بڑا عمل لیکن اخلاص کی روح نہ ہو تو وہ اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں یعنی وہ کچھ وزن نہیں رکھتا۔ ہاویہ ایک آگ ہے دہکتی ہوئی۔ دنیا میں جو آگ ہم دیکھتے ہیں یہ اس سے مقابلتاً کہیں زیادہ گرم اور تکلیف دہ ہوگی۔

طریقۂ تدریس

استاد کو چاہیے کہ بچّوں کو آیات حفظ کراتے وقت پہلے خود باآوازِ بلند آیات پڑھ کر سنائے۔ وقتاً فوقتاً طلبا سے بھی بلند آواز میں پڑھوایا جائے اور جو آیات حفظ کے لیے دی جائیں ان کی تحریری مشق بھی کروائی جائے۔

معاوناتِ تدریس

سورتیں خوش خط خطاطی میں چارٹ پر درج ہوں۔ تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ قرأت کی کیسٹ بچّوں کو سنوائی جائے۔

مقاصدِ تدریس

سورتیں طلبا کو روانی کے ساتھ حفظ ہوجائیں۔ ان میں پابندی سے تلاوت کا شوق پیدا کیا جائے۔ قرآنِ مجید حفظ کرنے کی ترغیب دی جائے۔

عملی کام

حفظ مکمل ہونے پر طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

بچّوں کو یہ سورتیں گھر پر بھی اچّھی طرح یاد کرنے کے لیے دی جائیں۔

حِفظ و ترجمہ

طریقۂ تدریس

حفظ و ترجمہ کے لیے کتاب میں دی گئی دعاؤں کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ تختۂ سیاہ پر لکھ کر سمجھایا جائے۔ یہ دعائیں طلبا کو زبانی یاد کروائی جائیں اور پھر فرداً فرداً سنی جائیں۔ حفظ کے لیے تجوید پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ طلبا یہ دعائیں صحیح تلفّظ کے ساتھ یاد کرسکیں۔ حفظ و ترجمہ کے لیے عمومی طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

دعائیں مع ترجمہ چارٹ پر لکھ کر جماعت میں آویزاں کی جائیں۔

مقاصدِ تدریس

طلبا دعائیں حفظ کرنے اور ان کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ کرنے کے قابل ہوجائیں۔ انھیں دعا کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے اور کثرت سے دعائیں مانگنے کی ترغیب دلائی جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو یہ دعائیں مع ترجمہ خوش خط لکھنے کے لیے دی جائیں۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

ایمانیات

عقیدۂ رسالت اور اس کے تقاضے

تعارف

معلّم تدریس کا آغاز کرنے سے پہلے طلبا سے انسانی زندگی کے مقصد سے متعلق سوالات پوچھنے کے بعد یہ اعلان کرسکتا ہے کہ آج ہم انسان اور اس کی زندگی کے حقیقی مقصد کے متعلق بات کریں گے۔ تعارفی جملوں کے بعد بچّوں سے ان کے دین اور دین کا پیغام دینے والے کے بارے میں سوالات کرکے انھیں رسالت کا عقیدہ سمجھائیں اور اس کے تقاضوں سے روشناس کرائیں۔ پورا سبق ایک ہی دن پڑھانے سے گریز کیا جائے اور یہ اطمینان کرلیا جائے کہ جو بات پڑھائی جارہی ہے طلبا اس کا مطلب اچّھی طرح سمجھ گئے ہیں۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے امتزاج سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ عنوان سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ و احادیث چارٹ پر درج ہوں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ عقیدۂ رسالت ان کے ذہنوں میں پختہ ہوجائے اور انھیں عملی طور پر عقیدۂ رسالت کے تقاضوں کی تکمیل کی طرف راغب کیا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ انسان کو اس کی زندگی کا حقیقی مقصد بتانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے؟
۲۔ صرف نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کیوں قابلِ عمل ہے؟
۳۔ تمام انبیا پر ایمان رکھنا کیوں ضروری ہے؟

گھر کا کام

''عقیدۂ رسالت کے تقاضے'' طلبا اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں۔

عبادات

اسلام میں عبادت کا تصور

تعارف

عبادت کے معنی بندگی کے ہیں اور عبد ''غلام'' کو کہتے ہیں۔ ایک غلام اپنے آقا کا تابع دار اور فرمانبردار ہوتا ہے۔ وہ دن رات اس کے اشارے پر چلتا ہے۔ اس کی ہر خدمت بجا لاتا ہے، اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے۔ ہمیں اس کی غلامی اور بندگی میں زندگی گزارنی چاہیے اس لیے کہ وہ ہمارا معبودِ حقیقی ہے، خالق ہے، رزّاق ہے، اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں، اس کی شکرگزاری کے طور پر اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ہماری عبادت صرف نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر معاملے میں احکاماتِ الٰہی کی پابندی ہی عبادت کے وسیع مفہوم کو پورا کرتی ہے۔ اسلام چند عقائد و عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ پوری زندگی اس ضابطۂ حیات کے مطابق گزارنا ''عبادت'' کہلاتی ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کی مدد سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ جس پر موضوع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں۔

مقاصدِ تدریس

طلبا سبق کے اختتام پر موضوع کی مدلل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ انھیں یہ بات ذہن نشین ہوجانی چاہیے کہ پوری زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارنے کا نام عبادت ہے۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی مخصوص عبادات اس لیے ہیں کہ وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد دے سکیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟

۲۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ حقیقی کیوں ہے؟

۳۔ اسلام میں عبادت سے کیا مراد ہے؟

۴۔ عبادت میں کون کون سے اعمال شامل ہیں؟

گھر کا کام

''اسلام کے تصورِ عبادت'' پر اپنے الفاظ میں مضمون تحریر کریں۔

دعا کی اہمیت اور فضیلت

تعارف

اس سبق کا آغاز کرتے وقت معلّم بچّوں سے پوچھ سکتا ہے کہ کیا وہ دعا مانگتے ہیں؟ بچّے اثبات میں جواب دیں یا نفی میں ، اس کی روشنی میں انھیں دعا کی اہمیت وفضیلت بتائی جائے۔ دعا مانگنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا جائے۔ ایسے واقعات بھی بیان کیے جائیں جب مشکل اوقات میں نبیوں اور پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول کرتے ہوئے ان کی مشکلات آسان کیں۔ مثال کے طور پر حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا جس کی بدولت انھیں مچھلی کے پیٹ سے نکلنا نصیب ہوا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا جو انھوں نے تعمیرِ کعبہ کے وقت کی تھی۔

حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ مختصراً بتانے سے سبق میں ان کی دلچسپی بڑھ سکتی ہے۔ لٰہذا بچّوں کو بتایئے کہ جب نافرمان قوم نے حضرت یونس علیہ السلام کی دعوتِ حق پر کان نہیں دھرا تو آپ علیہ السلام اپنی قوم سے خفا ہوکر فرات کی طرف روانہ ہوگئے اور دریا کے کنارے مسافروں سے بھری کشتی میں سوار ہوگئے۔ کشتی دریا میں پہنچی تو زائد وزن کی وجہ سے ڈگمگانے لگی جس کے باعث کشتی میں سوار دوسرے مسافر حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے سوچا کہ شاید اللہ رب العزت کو ان کا نینوا سے فرات چلے آنا پسند نہ آیا لٰہذا آپ علیہ السلام نے کشتی والوں سے فرمایا کہ مجھے کشتی سے باہر پھینک دو ، مگر کشتی والوں نے جو آپ علیہ السلام سے بے حد متاثر ہوچکے تھے ، آپ علیہ السلام کو دریا میں پھینکنے سے انکار کردیا۔ آخرِ کار طے پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے۔ تینوں مرتبہ قرعہ اندازی میں جب حضرت یونس علیہ السلام ہی کا نام نکلا تو مجبور ہوکر انھوں نے آپ علیہ السلام کو دریا میں ڈال دیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مچھلی نے آپ علیہ السلام کو نگل لیا۔ مچھلی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف نگل لینے کا حکم تھا ، آپ علیہ السلام کے جسم کو گزند پہنچانے کی اجازت نہ تھی۔ چنانچہ جب حضرت یونس علیہ السلام نے خود کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ پایا تو بارگاہِ الٰہی میں اظہارِ ندامت کیا کہ وہ وحی کا انتظار کیے بغیر اپنی اُمّت سے ناراض ہوکر آگئے ہیں۔ لٰہذا اپنی غلطی پر معافی کے لیے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی :

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ (الانبیاء: ۸۷)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصور وار ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا سنی اور اسے قبول فرمایا اور مچھلی کو حکم دیا کہ یونس علیہ السلام کو جو تیرے پاس ہماری امانت ہے، اُگل دے۔ چنانچہ مچھلی نے آپ علیہ السلام کو صحیح سالم ساحل پر اُگل دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیرِ کعبہ کے وقت جو دعا فرمائی، وہ سورۃ ابراہیم میں ہے۔

رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (ابراہیم: ۳۵)

ترجمہ: اے پروردگار اس شہر (مکّہ) کو تو امن کا گہوارہ بنا اور مجھ کو اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے دور رکھ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ خانۂ کعبہ کی تعمیر کے موقع پر مسلسل دعائیں کررہے تھے۔ ان کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی جو سورۃ بقرہ میں درج ہے:

ترجمہ: ”اے اللہ (اپنے فضل وکرم سے) ایسا کردے کہ اس بستی میں بسنے والوں میں ایک رسول مبعوث فرما دے جو انہی میں سے ہو۔ وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے، کتاب اور حکمت کی (انھیں) تعلیم دے اور اپنی پیغمبرانہ تربیت سے ان کے دلوں کو مانجھ دے، اے پروردگار! بلا شبہ تیری ہی ذات ہے جو حکمت والی اور سب پر غالب ہے۔“

اللہ ربّ العزّت نے پیغمبروں کی دعائیں کس طرح قبول فرمائیں یہ ہم سب کے سامنے ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی واضح طور پر جابجا اس کا اظہار کیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اور (پھر دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے (مکّہ کے) اس گھر کو (یعنی خانۂ کعبہ کو) انسانوں کی گرد آوری کا مرکز اور امن وحرکت کا مقام ٹھہرایا۔“

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”بلا شبہ پہلا گھر جو انسان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز) بنایا گیا ہے، وہ یہی (عبادت گاہ) ہے جو مکّے میں ہے۔ برکت والا اور تمام انسانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت، اس میں (دینِ حق) کی روشن نشانیاں ہیں۔“

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چند مسنون دعائیں مع ترجمہ چارٹ پر درج ہوں۔ تختۂ سیاہ کا استعمال۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ دعا کا اللہ تعالیٰ پر یقینِ کامل سے کیا تعلق ہے؟

۲۔ دعا کی کیا اہمیت ہے؟

۳۔ دعا مانگنے کے کیا فائدے ہیں؟

۴۔ کیا دعا کا قبول ہونا ضروری ہے؟

گھر کا کام

۱۔ رسولِ کریم ﷺ کی پسندیدہ دعا مع ترجمہ خوش خط لکھیں۔

۲۔ ”دعا کی اہمیت و فضیلت“ پر اپنے الفاظ میں ایک مختصر مضمون لکھیں۔

زکوٰۃ (فضیلت اور معاشرتی اہمیت)

تعارف

مضمون سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے بچّوں کو بتایا جائے کہ زکوٰۃ کیا ہوتی ہے اور اس کی فرضیت کب ہوئی؟ نیز ابتدائی دورِ اسلام میں جب زکوٰۃ کی ادائیگی کا نظام شروع ہوا تو عرب کا معاشرہ خوش حالی کی جانب گامزن ہوگیا۔ جب بچّوں کو اچّھی طرح ذہن نشین ہوجائے کہ زکوٰۃ کے ثمرات کیا ہیں ،تو انھیں اس بارے میں مذہبی احکامات سے آگاہ کیا جائے۔
سبق کے مختلف ذیلی عنوانات مکمل ہونے کے بعد بچّوں کا معروضی جائزہ لینے کے لیے انھیں نامکمل جملے مکمل کرنے کے لیے دیے جائیں۔ معلّم گروپ کی شکل میں بھی سوال و جواب کے ذریعے بچّوں کا جائزہ لے سکتا ہے کہ انھوں نے سبق سمجھنے میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔ بچّوں کی ذہنی آمادگی کا جائزہ لینے کے لیے ان سے اگلے دن یہ سوال بھی پوچھا جاسکتا ہے کہ انھوں نے گزشتہ روز کون سا سبق پڑھا تھا اور کہاں تک پڑھا تھا؟
بچّوں کو زکوٰۃ کے نصاب کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ صاحبِ نصاب پر کس شرح سے زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ بچّوں سے اس ضمن میں فرضی سوالات بھی کیے جاسکتے ہیں کہ زید کے پاس پچاس ہزار روپے نقد جمع ہوں تو اس کو ہر سال کتنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے وغیرہ۔ اس ضمن میں استاد بچّوں کو اپنی صوابدید کے مطابق دوسرے طریقوں سے بھی زکوٰۃ کے احکام سمجھا سکتا ہے۔ یہ بات بھی بتائی جائے کہ مستحقینِ زکوٰۃ کون ہوتے ہیں اور ادائیگی زکوٰۃ کے لیے کن مستحقین کو ترجیح دینی چاہیے؟

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور سوال و جواب کے ذریعے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر زکوٰۃ کے نصاب کی تفصیل درج ہو۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر بچّوں سے سوالات پوچھے جائیں اگر بچّے ٹھیک طور سے جواب نہ دے سکیں تو معلّم وضاحت کرے۔

۱۔ زکوٰۃ کیا ہے؟

۲۔ زکوٰۃ دینے سے کیا فائدے اور نہ دینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کن لوگوں کو ترجیح دینی چاہیے؟

عملی کام

بچّوں پر انفرادی توجہ دی جائے۔ ان کی سبق میں دلچسپی جاننے کے لیے عنوان سے متعلق مختصر مضامین بھی لکھوائے جائیں۔ اس سے نہ صرف ان میں لکھنے کی عادت پختہ ہوگی بلکہ ان کی جھجک بھی دور ہوگی۔

گھر کا کام

''زکوٰۃ کے فوائد'' پر اپنے الفاظ میں مضمون تحریر کریں۔

باب سوم : حیاتِ طیّبہ ﷺ

غزوۂ خیبر سے وصال تک

مقاصدِ سبق

طلبا کو حضور اکرم ﷺ کی سیرت سے آ گاہ کرنا۔

معاوناتِ تدریس

ایسا نقشہ جس میں عرب کے اہم مقامات کے ساتھ ساتھ مکّہ، مدینہ اور بالخصوص خیبر کو نمایاں طریقے سے دکھایا گیا ہو۔

سابقہ معلومات کا تعین

اپنے پیارے نبی ﷺ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
کیا آپ کو غزوہ کا مطلب معلوم ہے؟
اہم ترین غزوات میں سے کسی کا نام بتا سکتے ہیں؟

نئی معلومات کا تعین

غزوۂ خیبر سے طلبا کو روشناس کرانا اور اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کے کردار و عمل کو اجاگر کرنا۔

نفسِ مضمون

حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دشمنانِ اسلام کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا اور صرف اسی وقت ان کے خلاف صف آراء ہوئے جب ان کی زیادتیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔

طریقۂ تدریس

معلّم سب سے پہلے کمرۂ جماعت میں عرب کے نقشے پر مشتمل چارٹ آویزاں کرے۔

مذکورہ سبق طلبا سے پڑھوائے اور پھر اس کی روشنی میں وقفے وقفے سے سوالات بھی کرتا جائے۔ سبق کے حصّے کر لیے جائیں تو مناسب رہے گا۔

۱۔ خیبر کہاں واقع ہے؟
۲۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں وہاں کس مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت تھی؟
۳۔ وہاں آباد لوگ مسلمانوں کے خلاف کیا سازش کر رہے تھے؟
۴۔ ان سازشوں کے نتیجے میں حضور اکرم ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا؟
۵۔ کتنے جاں نثار خیبر روانہ کیے گئے؟
۶۔ لڑائی میں فتح کس کی ہوئی؟
۷۔ خیبر کا قلعہ کس نے فتح کیا؟

فتحِ مکّہ

تعارف

مکّے کا فتح ہونا مسلمانوں کی عظیم الشان فتح تھی اور کافروں کی عہد شکنی کی سب سے بڑی سزا بھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی ، وہ مسلمان جو کمزور تھے ، تعداد میں کم تھے ، انھیں ان کے طاقت ور دشمن پر غلبہ عطا فرما دیا۔ فتحِ مکّہ کے موقع پر حضور ﷺ نے بہترین حکمتِ عملی اور فہم و فراست کا مظاہرہ فرمایا۔ فتحِ مکّہ کے بعد حضور ﷺ نے مکّے والوں سے رحم دلانہ سلوک فرمایا جس کے نتیجے میں بے شمار فوائد حاصل ہوئے۔ ان تمام باتوں کو تفصیل کے ساتھ طلبا کو ذہن نشین کرایا جائے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور سوال و جواب کو مربوط کر کے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

مکّے کی تصویر۔ خانۂ کعبہ کی تصویر۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ ان میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ بدلہ لینا کمال نہیں بلکہ دشمن کو معاف کردینا سب سے پسندیدہ بات ہے۔ انھیں ذہن نشین کرایا جائے کہ عہد شکنی کی کتنی بڑی سزا ملتی ہے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ قریشِ مکّہ نے صلح حدیبیہ کے معاہدے کو توڑا ، اس کی انھیں کیا سزا ملی؟

۲۔ حضور ﷺ نے فتحِ مکّہ کے موقع پر کیا جنگی حکمت عملی اپنائی؟

۳۔ قریشِ مکّہ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ؟

۴۔ فتحِ مکّہ میں عام معافی کے اعلان سے کیا فوائد حاصل ہوئے ؟

گھر کا کام

فتحِ مکّہ کے اسباب اور نتائج اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

غزوۂ حنین

تعارف

نبی اکرم ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی میں کفر و اسلام کے کئی معرکے ہوئے۔ ان سب میں اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت سے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی۔ ان سب غزوات میں غزوۂ حنین کو دو

وجوہات کی بنا پر شہرت حاصل ہے :

(i) اس غزوے میں مسلمانوں کو اپنی کثرتِ تعداد پر غرور و تکبر کی بنا پر کچھ وقت کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم ہونا اور کافی نقصان اٹھانا پڑا۔

(ii) اس غزوے میں حضور ﷺ کی مثالی استقامت نے مسلمانوں پر گہرے اثرات مرتب کیے اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی حمایت و نصرت کی وجہ سے مسلمانوں نے دشمن کے لشکر کو شکستِ فاش دی۔ یہ ساری تفصیلات آج کے سبق میں شامل ہیں۔

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز اور سوال و جواب کے طریقے سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس میں جنگ کا میدان اور خیموں وغیرہ کی تصاویر ہوں یا کھجور کے درخت دکھائے گئے ہوں۔

تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا غزوۂ حنین سے آگاہی حاصل کرلیں اور مدلل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ انھیں بتایا جائے کہ غرور و تکبر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی حال میں بھی پسندیدہ نہیں نیز یہ کہ مشکلات و مصائب میں صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ فتحِ مکّہ کے بعد تمام قبائل اسلام قبول کرتے گئے لیکن بنو ہوازن اور بنو ثقیف مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاریوں میں کیوں مصروف ہوگئے؟

۲۔ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی حدرد کو کس بات کی تحقیق کے لیے روانہ کیا؟

۳۔ اس غزوے میں مسلمانوں کی تعداد دشمن سے کہیں زیادہ تھی لیکن پہلے ہی حملے میں اسلامی لشکر میں بھگدڑ کیوں مچ گئی؟

۴۔ حضور ﷺ کی استقامت کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟
۵۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے حصّے کے قیدی کیوں رہا کر دیے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

عملی کام

طلبا مکّے کا نقشہ بنائیں اور اس میں حنین کی گھاٹی کو نمایاں کریں۔

گھر کا کام

جنگ کے واقعات اپنے الفاظ میں لکھ کر لانے کو کہا جائے۔

غزوۂ تبوک

تعارف

معلّم بچّوں کو اپنے الفاظ میں مختصراً بتائے کہ تبوک کہاں واقع ہے اور غزوۂ تبوک کی نوبت کیوں پیش آئی۔ معلّم بچّوں کو یہ بھی بتائے کہ اس جنگ میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی مگر جنگ میں شریک مسلمانوں کا جذبۂ ایثار قابلِ ذکر ہے۔ سخت گرمیوں میں طویل سفر اور جنگ کے لیے آمادہ ہونا کوئی معمولی بات نہ تھی۔

سبق کے آغاز سے پہلے بچّوں کو یہ بھی بتایا جائے کہ آج ہم اس سبق میں یہ بھی دیکھیں گے کہ مسلمانوں نے دین کی خاطر نہ صرف خود کو شہادت کے لیے تیار رکھا بلکہ اپنا مال و اسباب قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کی جائے۔ طریقۂ جائزہ سے بھی کام لیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ عرب کا نقشہ جس میں تبوک کے مقام کو نمایاں کیا گیا ہو۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے حالات کیسے تھے؟

۲۔ مسلمانوں نے اس موقع پر کیا ایثار کیا؟

۳۔ لڑائی کی نوبت کیوں پیش نہیں آئی؟

غزوۂ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے جو احکامات جاری کیے ان کے بارے میں بھی بچّوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ کب اور کن مواقع پر جاری کیے گئے۔ مثلاً سواری کے انتظام کی ہدایت اور خالد بن ولید کو مشہور سردار اکیدر کو زیر کرنے کے لیے بھیجنے کا حکم وغیرہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ مسلمانوں کی بے مثال قربانیوں سے آگاہی حاصل کرلیں۔ ان میں ایثار کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ انھیں سمجھایا جائے کہ اگر اسلام اور مسلمانوں پر کوئی مشکل وقت آجائے تو جان و مال کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

گھر کا کام

غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی مالی قربانیوں کا حال اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

خطبۂ حجّتہ الوداع

تعارف

خطبۂ حجّتہ الوداع اسلامی تعلیمات و احکامات کا خلاصہ ہے ، ایک منشور ہے اور ایک ضابطۂ حیات ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی تکمیل کا واشگاف اعلان فرمایا اور پوری انسانیت کے لیے دینِ اسلام کو منتخب کیا اور اسی دین کے لیے اپنی رضا مندی کا اظہار فرمایا۔

خطبۂ حجّتہ الوداع کی تفصیلات آسان الفاظ میں طلبا کو ذہن نشین کرائی جائیں۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

میدانِ عرفات کی تصویر۔تختۂ سیاہ۔تکمیلِ دین سے متعلق آیت چارٹ پر مع ترجمہ درج ہو۔ ایک چارٹ میں خطبے کے اہم نکات درج ہوں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا خطبۂ حجّتہ الوداع سے مکمل طور پر آگہی حاصل کرلیں۔ خود موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اس خطبے کے نکات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ خطبۂ حجّتہ الوداع کیا ہے؟

۲۔ خطبۂ حجّتہ الوداع کے اہم نکات کیا ہیں؟

۳۔ اس خطبے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کا اعلان کیوں فرمایا؟

۴۔ خطبۂ حجّتہ الوداع کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

گھر کا کام

خطبۂ حجّتہ الوداع کے اہم نکات تحریر کریں۔

وصال

تعارف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ (الانبیاء : ۳۵)

ترجمہ : ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسانوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ جس طرح عام انسان کی پیدائش کے ساتھ اس کی موت یقینی ہے۔ اسی طرح پیغمبروں کا اس دنیا سے رحلت فرما جانا بھی اٹل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا سفرِ آخرت بھی ہمارے لیے نمونہ ہے۔ اس سفر کے لیے ان کا زادِ راہ نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل تھی۔ اسی میں ان کی فلاح تھی اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔ طلبا کو ان تمام چیزوں کا فہم دیجیے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور سوال و جواب کے ذریعے سبق کی وضاحت کیجیے۔

معاوناتِ تدریس

روضۂ رسول ﷺ کی تصویر۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

طلبا کو موت کا تصور سمجھایا جائے کہ ہم اس دنیا میں ایک مقررہ وقت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور اس

کے بعد ہمیں اگلی دنیا میں جانا ہے جہاں ہمیں ہمیشہ رہنا ہوگا اور وہاں کی زندگی کا انحصار ان اعمال پر ہوگا جو ہم یہاں کر رہے ہیں۔ اگر اعمال اچّھے ہوں گے تو وہاں اچھی زندگی نصیب ہوگی اور بُرے اعمال کے نتیجے میں بُری زندگی ملے گی۔ اس لیے ہمیں آخرت کی تیاری کرنی چاہیے اور ایسے کام کرنے چاہئیں جو آخرت میں ہمیں نفع دیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ نبی اکرم ﷺ نے بیماری کے دوران صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنے خطاب میں کیا ارشاد فرمایا؟

۲۔ آخری وقت میں حضور اکرم ﷺ نے کن چیزوں کی بار بار تاکید کی؟

۳۔ حضور ﷺ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

گھر کا کام

بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ نے جو خطبہ دیا اسے خوش خط لکھیں۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

مقاصدِ تدریس

طلبا کو اخلاقیات کا مفہوم سمجھانا تاکہ وہ معاملاتِ زندگی کے اچھّے پہلوؤں سے روشناس ہوسکیں۔

معاوناتِ تدریس

اُن آیات اور احادیث پر مشتمل چارٹ مع حوالہ جات جن میں خیانت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں۔

۱۔ اخلاقیات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ اچھّے اخلاق سے کیا مراد ہے؟

۳۔ دنیا میں سب سے اچھّا اخلاق کس کا ہے؟

نئی معلومات

اخلاقیات کا مفہوم طلبا کی سمجھ میں آ جائے۔
وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اخلاقیات کی اہمیت جان سکیں۔
خیانت ، سنگ دلی ، شیخی اور غصّہ کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ یہ جان سکیں۔
خیانت ، سنگ دلی ، شیخی اور غصّہ کے اجتماعی اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوسکیں۔
خیانت ، سنگ دلی ، شیخی اور غصّہ کے نقصانات سے آگاہ ہوسکیں۔
نوٹ : یہ اسباق بیانیہ طریقۂ کار کے مطابق پڑھائے جائیں۔

اسلامیات کی تدریس کا سب سے بڑا اور اہم مقصد یہ ہے کہ طلبا نہ صرف اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ ہوں بلکہ ان میں دینِ اسلام کے احکامات پر عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو۔ ان پر یہ بھی واضح ہوجانا چاہیے کہ اسلام محض چند رسوم یا عقائد کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک حقیقی نظامِ عمل

ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے اور واضح طور پر بتاتا ہے کہ کن باتوں کو چھوڑ دیا جائے اور کن باتوں پر عمل کیا جائے۔ یعنی تدریسِ اسلامیات کے ذریعے ہم روحانی مقاصد کے علاوہ سیاسی ، سماجی اور مذہبی مقاصد کے حصول کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معاشرے کے قیام کی جانب گامزن ہوسکتے ہیں جو دنیا میں ہمیں ایک اعلیٰ و ارفع مقام دلا سکے۔

اسلام نے اگر ہمیں عبادات کے طور طریقے سمجھائے ہیں تو دوسروں کے ساتھ معاملات کے بارے میں واضح احکامات بھی دیے ، ذاتی زندگی گزارنے کے اصول بتائے ہیں تو عزیز و اقارب کے ساتھ تعلقات کے ڈھنگ بھی بیان کر دیے ہیں۔ اس باب میں ان ہی تمام اعمال و افعال کا احاطہ کیا گیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کوئی پیغام پہنچانے یا حکم سنانے سے پہلے انھیں متوجہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں۔ مثلاً کبھی حروفِ مقطّعات سے کلام کا آغاز کیا ہے ، کبھی سورۃ کی ابتدا کسی سوال سے کی ہے ، کبھی دوسروں کے اعتراض کو دہرایا ہے ، کبھی کوئی پیش گوئی کی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں موقع محل اور مخاطب کی استعداد یا کیفیت کو پیشِ نظر رکھ کر ایسا موزوں طرزِ تخاطب اختیار کیا ہے کہ بات دل میں اُتر جاتی ہے۔

معلّم کو چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک کے طرزِ استدلال سے استفادہ کرتے ہوئے اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کرے اور ہر وہ طریقہ اختیار کرے جو طلبا کو متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر اثر انداز بھی ہوسکے۔ قرآنِ حکیم میں اللہ ربّ العزّت نے محض زورِ بیان پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی بات کی وضاحت اور تشریح کے لیے روزمرّ ہ کے تجربات و مشاہدات اور سابقہ امّتوں کی حکایات اور ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات سے بھی مدد لی ہے۔ قرآنِ مجید ایک ہی حقیقت کو مختلف انداز میں پیش کرنے کے لیے تاریخی شواہد بھی پیش کرتا ہے نیز مخاطب کو غور و فکر کی دعوت دینے کے لیے کہیں کہیں قاری سے سوالات بھی کرتا ہے۔ معلّم اگر ان تمام امور کو ذہن نشین کرتے ہوئے بچّوں کو اسلامیات کی تعلیم دے گا تو اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہوں گے۔

چوتھے حصّے میں جتنے بھی عنوانات دیے گئے ہیں ان کا تعلق ہماری روزمرہ زندگی اور سماجیات سے ہے۔ انسان کی بقا معاشرے سے ہے اور معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ ایک کامیاب انسان اور معزز معاشرے کی تشکیل میں اسلامیات کی تدریس ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ بچّے کی

سب سے پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے جوں جوں وہ عمر کی منازل طے کرتا جاتا ہے ، سماج اور معاشرے کا ایک اہم فرد تصور ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بچّے کو معاشرے کا اہم فرد بنانے کے لیے اسے سماجی مسائل سے روشناس کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مذکورہ تمہید سے یہ بات واضح ہے کہ باب چہارم میں دیے گئے عنوانات کس قدر اہم ہیں۔ لہٰذا معلّم کو چاہیے کہ وہ ان عنوانات کے ضمن میں سماجی مسائل اور وسائل سے پوری طرح آگاہ ہو۔

یہ بات بھی معلّم کے ذہن نشین رہے کہ اسلامیات ایک ایسا مضمون ہے جس کا تعلق صرف امتحان پاس کرلینے سے نہیں بلکہ اس کا تعلق مہد سے لحد تک ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامیات کے عنوانات کو محض سبق کے طور پر نہیں بلکہ مستقل طور پر ذہن نشین کرنے کی غرض سے پڑھا اور پڑھایا جائے۔

چونکہ مذکورہ عنوانات کا تعلق زندگی گزارنے کے طور طریقے اور آداب سے ہے لہٰذا معلّم کو چاہیے کہ ان اسباق کو پڑھاتے وقت جتنا ممکن ہوسکے رسولِ اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں ان کی تشریح کرے تا کہ بچّے سمجھ سکیں کہ جو باتیں انھیں بتائی جارہی ہیں وہ قابلِ عمل ہیں۔

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

تعارف

بچّوں سے سوال کیا جائے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اپنی دولت کہاں چھوڑ جاتا ہے۔ بچّوں سے بطورِ تمہید یہ بھی پوچھا جاسکتا ہے کہ اگر ان کے پاس دولت آجائے تو وہ اس کا کیا کریں گے۔ ہوسکتا ہے مختلف جوابات آئیں۔ کوئی بچّہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں امریکا گھومنے جاؤں گا وغیرہ۔ اس وقت معلّم کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ فاضل دولت کو اللّٰہ تعالیٰ کے بندوں کی بھلائی کے لیے خرچ کرنا زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔ بُخل کی مذمّت کے لیے کوئی کہانی یا واقعہ سنایا جائے۔

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمّت کے سلسلے میں قرآنی آیات مع ترجمہ اور احادیث چارٹ پر درج ہوں۔تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع سے متعلق مکمل آگہی حاصل کرلیں اور موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ سخاوت کی فضیلت ان کے ذہنوں میں نقش ہوجائے۔ انھیں یہ بات بھی معلوم ہوجائے کہ دولت اپنی اور دوسروں کی ضروریات پر خرچ کرنے کے لیے ہے، اس لیے نہیں کہ اس کو جمع کر کے رکھتے رہیں اور زندگی بھر دکھ جھیلتے رہیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ سخاوت کا کیا مفہوم ہے؟

۲۔ اللہ تعالیٰ نے سخاوت کے متعلق کیا فرمایا؟

۳۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی سے سخاوت کی کوئی مثال بیان کیجیے۔

۴۔ بخل سے کیوں بچنا چاہیے؟

۵۔ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ نے بخل کی مذمت کیوں فرمائی ؟

عملی کام

طلبا سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت کے سلسلے میں واقعات یا کہانیاں سنائیں۔

گھر کا کام

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے سخاوت سے متعلق کوئی دو واقعات تحریر کریں۔

میانہ روی

تعارف

یہ سبق پڑھاتے وقت معلّم کو حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب بولو تو آواز نہ تو اتنی اونچی ہو کہ گراں گزرے نہ ہی اتنی دھیمی کہ سننے والے کو سمجھ نہ آئے۔ چونکہ دورانِ تدریس معلّم بچّوں سے مخاطب ہوتا ہے اس لیے اسے یہ نکتہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

میانہ روی سے متعلق احادیثِ نبوی کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ طلبا یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ کامیاب زندگی کا راز میانہ روی میں پوشیدہ ہے۔ ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ میانہ روی کسے کہتے ہیں؟

۲۔ میانہ روی کیوں ضروری ہے؟

۳۔ خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

۴۔ دوستی اور دشمنی میں میانہ روی کیسے اختیار کی جائے؟

گھر کا کام

''میانہ روی کے فوائد'' پر ایک مضمون تحریر کریں۔

مساوات

تعارف

مساوات کے معنی پوچھ کر سبق کی ابتدا کی جاسکتی ہے پھر مزید تفہیم کے لیے بتایا جاسکتا ہے کہ برابری کی بنیاد عمر، قد اور وزن نہیں بلکہ درجے کے اعتبار سے سب انسان برابر ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس بات کی وضاحت بھی کردی جائے کہ اسلام میں اگر کوئی چھوٹا یا بڑا ہے تو اس کی بنیاد یہ ہے کہ وہ کتنا متقی اور پرہیزگار ہے۔ اس ضمن میں قرآنی آیات و احادیث کے علاوہ اور بہت سی مثالیں تاریخِ اسلام میں موجود ہیں جن کو بیان کیا جاسکتا ہے البتہ یہ خیال رکھا جائے کہ جو واقعہ بیان کیا جائے وہ مستند ہو۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

مساوات سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ سب سے برابری کا سلوک کریں کسی کی کمی یا کوتاہی کی وجہ سے اسے کم تر نہ سمجھیں۔ بڑائی کا معیار تقویٰ ہے یہ بات انھیں ضرور ذہن نشین کرائی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مساوات کے سلسلے میں کیا فرمایا؟

۲۔ مساوات کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کیا ہیں؟

۳۔ مساوات کے کیا کیا فوائد ہوسکتے ہیں؟

عملی کام

مساوات کے موضوع پر طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے مساوات کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

حقوق العباد

رشتے دار، مہمان، مریض

تعارف

کسی بھی معاشرے میں تمام لوگوں کے آپس میں مل جل کر کام کرنے سے بہت بہتر نتائج حاصل ہوسکتے ہیں البتہ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب تمام لوگ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوں۔ اسلام نے معاشرتی زندگی میں تمام افراد کے جائز حقوق کی ضمانت دی ہے۔ سبق کی وضاحت کی جائے کہ اسلام دنیا کے دیگر مذاہب کے مقابلے میں حقوق العباد پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ بچّوں سے سوالات کیے جاسکتے ہیں اگر آپ کے والدین بیمار پڑ جائیں تو آپ ان کی دل جوئی کیسے کریں گے ؟ اگر گھر میں کوئی مہمان آجائے تو کیا کریں گے ؟ یا کوئی ضرورت مند آجائے تو آپ کا کیا عمل ہوگا؟ رشتے داروں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

معاوناتِ تدریس

موضوع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ رشتے داروں، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق سے نہ صرف واقف ہوجائیں بلکہ عملی طور پر ان کے حقوق ادا بھی کریں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ رشتے داروں کے حقوق ادا کرنا کیوں ضروری ہیں؟

۲۔ مہمانوں سے کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

۳۔ مریض کی عیادت اور دل جوئی کرنا کیوں ضروری ہے؟

عملی کام

رشتے دار، مہمان اور مریض کے حقوق سے متعلق خاکے ترتیب دیے جائیں اور جماعت میں کروائے جائیں تاکہ طلبا عملی طور پر ان حقوق کی ادائیگی سیکھ جائیں۔

گھر کا کام

''رشتے داروں کے حقوق'' پر مختصر نوٹ لکھیے۔

ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

تعارف

ماحول کے تحفظ کا آج کل پوری دنیا میں چرچا ہے۔ دنیا بھر کے ریڈیو، ٹیلی وژن، اخبارات اور جرائد میں اس بارے میں بہت کچھ کہا اور لکھا جارہا ہے۔ یہ موضوع ایسا ہے جس سے بچّے کسی

حد تک آشنا ہیں البتہ انھیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ماحول کی آلودگی کی کتنی اقسام ہیں۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی نہ صرف خود کو بلکہ اپنے ماحول کو بھی صاف رکھنا سکھا دیا تھا۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کی مدد سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک صاف ستھرے اور ایک گندے گھر کی تصویر۔ دونوں کے فوائد و نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ اسی طرح باہر کے ماحول کی تصاویر اور موازنہ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ آس پاس کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا سیکھ جائیں۔ انھیں عملی طور پر ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دی جائے اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

۳۔ ماحول کی آلودگی کے کیا کیا نقصانات ہوسکتے ہیں؟

۴۔ ہم اپنے ماحول کو کیسے صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں؟

عملی کام

طلبا جماعت اور اسکول کو صاف ستھرا رکھنے کی عملی کوشش کریں۔ گندگی پھیلانے سے گریز کریں۔ دھیمی آواز میں بات کریں۔

گھر کا کام

ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے چند قابلِ عمل تجاویز تحریر کریں۔

محنت کی عظمت

تعارف

کیا آپ جانتے ہیں کہ چین نے پاکستان کے بعد آزادی حاصل کی لیکن ترقی کی دوڑ میں وہ ہمیں کتنا پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ جاپان ایشیائی ممالک میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ ان ممالک کی ترقی کا کیا راز ہے؟ یقیناً یہ سب ان کے عوام کی انفرادی اوراجتماعی محنت ہی کا ثمر ہے۔

اسلام وہ مذہب ہے جس نے محنت کو عظمت قرار دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کام کر کے محنت کی عظمت میں اضافہ فرمایا ہے۔ مسلمانوں کا ترقی یافتہ ہونا محنت ہی کا مرہونِ منت ہے۔

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

''محنت کی عظمت'' سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع سے متعلق مکمل آگہی حاصل کرلیں اور موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ محنت کو اپنا شعار بنانے کی کوشش کریں۔ محنت کی عظمت ان کے ذہنوں میں راسخ ہوجائے۔ وہ اپنا کام خود کرنا سیکھ جائیں اور سستی و کاہلی کو چھوڑنے کا عزم کرلیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور دوسروں کے کام اپنے ہاتھ سے کیوں کرتے تھے؟
۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے میں شریک رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مواقع پر بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہاتھ بٹایا، اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

گھر کا کام

''محنت کی عظمت'' پر اپنے الفاظ میں مضمون تحریر کریں۔

خیانت

نفسِ مضمون

خیانت کا مفہوم ، خیانت اور اسلامی تعلیمات ، اجتماعی زندگی میں خیانت سے مراد کیا ہے؟ ، عملی زندگی میں خیانت کے مختلف پہلو۔

طریقۂ تدریس

طلبا کو بیانیہ طریقۂ کار کے مطابق آمادہ سبق کرنے کے لیے سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی فرد آپ کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھوائے تو آپ کا کیا فرض ہوگا؟ یا اگر آپ کسی کے پاس کچھ رقم امانت کے طور پر رکھوائیں اور وہ شخص آپ کی بغیر اجازت وہ رقم یا اس کا کچھ حصّہ خرچ کردے تو آپ کو کیسا لگے گا؟

طلبا یقیناً یہ جواب دیں گے کہ امانت میں خیانت بُری بات ہے ، اور اگر کوئی ہماری امانت میں خیانت کرے گا تو ہمیں بُرا لگے گا۔

یہ جواب آنے کے بعد معلّم یہ وضاحت کردے کہ خیانت کا مطلب صرف امانت میں خیانت ہی نہیں بلکہ خیانت کے معنی دغا ، دھوکا ، غبن اور بددیانتی کے بھی ہیں۔

آج آپ کو خیانت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں بتایا جائے گا۔

اس کے بعد بچّوں سے سبق جز بہ جز پڑھوایا جائے اور ہر پیراگراف کے خاتمے پر متعلقہ سوالات بھی کیے جائیں تاکہ بچّوں کو سبق اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔
بعدازاں ہوم ورک بھی دیا جائے۔

سنگ دلی

نئی معلومات

اخلاقیات کے باب میں طلبا کو ''سنگ دلی'' کا مفہوم سمجھایا جائے ، ہمارے مذہب یعنی دین میں سنگ دلی کے حوالے سے تعلیمات کیا ہیں اور سنگ دلی کی کتنی اقسام ہیں۔

نفسِ مضمون

سنگ دلی کا مفہوم اور لغوی معنی ، سنگ دلی اور اسلام کی تعلیمات ، سنگ دلی کی اقسام ، سنگ دلی کے بجائے ایثار کرنے کی ہدایت ، سنگ دلی کا علاج کس طرح ممکن ہے؟ ، سنگ دلی سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟

طریقۂ تدریس

معلّم بچّوں سے ''سنگ'' کا مطلب پوچھے۔ جواب آئے گا سنگ کا مطلب ''پتھر'' ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلّم بچّوں کو بتائے کہ اس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہوا کہ سنگ دل ، پتھر دل شخص کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے وسیع معنی اور لغوی مفہوم ظلم ، سخت گیری اور بے رحمی کے ہیں۔
یہ وضاحت کرنے کے بعد اعلان سبق کیا جائے اور طلبا کو بتایا جائے کہ آج سنگ دل اور سنگ دلی کے بارے میں اسلام کی تعلیمات اور ان کی اقسام کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔
بعدازاں طلبا سے مذکورہ سبق حصّوں کی شکل میں پڑھوایا جائے اور ہر پیراگراف کے اختتام پر اس سے متعلق سوالات بھی کیے جائیں۔
اس کے بعد ہوم ورک بھی دیا جائے۔

شیخی

نئی معلومات

شیخی کے لغوی معنی اور مفہوم سے طلبا روشناس ہوجائیں۔
اس بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں، طلبا اس سے واقف ہوجائیں۔
شیخی کیوں بگھاری جاتی ہے؟ اس کے اسباب سے طلبا کو آگہی حاصل ہوجائے اور شیخی کے نقصانات کیا ہوتے ہیں؟

نفسِ مضمون

شیخی کا مفہوم، شیخی کے بارے میں اسلامی تعلیمات، شیخی کے اسباب اور شیخی بگھارنے کے نقصانات۔

طریقۂ تدریس

طلبا کو آمادۂ سبق کرنے کے لیے معلّم بچّوں سے چند سوالات کرے۔ ''شیخی خورہ'' کسے کہتے ہیں؟ یا شیخی کا مطلب آپ کو معلوم ہے؟ آپ کی نظر میں شیخی بگھارنے والے لوگوں کو پسند کیا جاتا ہے یا ناپسند۔ طلبا سے شیخی کی کوئی مثال بھی پوچھی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد اعلانِ سبق کیا جائے کہ آج ہم شیخی، شیخی کے بارے میں اسلامی تعلیمات، شیخی کے اسباب اور شیخی کے نقصانات کے بارے میں پڑھیں گے۔ اگر یہ سبق ایک ہی پیریڈ میں مکمل ہونے کا امکان نہ ہو تو اعلانِ سبق بھی اسی مناسبت سے کیا جائے۔
اعلانِ سبق کے بعد معلّم بچّوں کو شیخی کا مفہوم سمجھائے اور پھر سبق کے پیراگراف باری باری طلبا سے پڑھوائے۔ پیراگراف مکمل ہونے پر اس سے متعلق سوالات بھی ساتھ ساتھ کیے جائیں تاکہ طلبا کو یہ باتیں ذہن نشین ہوجائیں۔ سبق کے اختتام پر ہوم ورک بھی دیا جائے۔

غصّہ

نفسِ مضمون

غصّے کا مفہوم ، غصّے کے بارے میں اسلامی تعلیمات ، غصّہ پینے کی فضیلت ، غصّے کی عام وجوہ ، غصّے سے نجات حاصل کرنے کے طریقے ، غصّے کے نقصانات ، غصّے پر قابو پانے کے فائدے۔

طریقۂ تدریس

طلبا کو آمادہ سبق کرنے کے لیے معلّم بیانیہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے چند سوالات ان کے سامنے رکھے۔ مثلاً کیا آپ کو کبھی غصّہ آتا ہے؟ غصّے میں آپ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ غصّہ کرتے ہوئے لوگ آپ کو کیسے لگتے ہیں؟

ان سوالات کے موزوں جوابات نہ آنے کی صورت میں معلّم خود بھی جوابات دے سکتا ہے۔ اور جب یہ اندازہ ہوجائے کہ طلبا غصّے ، غصّے کی کیفیت کو سمجھنے کے قابل ہوگئے ہیں تو پھر اعلانِ سبق کیا جائے۔

اگر سبق کو ایک سے زائد پیریڈز میں پڑھانا مقصود ہو تو اسی کے مطابق اعلان کیا جائے۔

طلبا پر یہ بھی واضح کردیا جائے کہ غصّے میں انسان کبھی بھی درست فیصلہ نہیں کرسکتا حتیٰ کہ خود اپنے بارے میں بھی غلط فیصلہ کرسکتا ہے جو اسے بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لٰہذا غصّے سے ہر صورت اجتناب کرنا چاہیے۔ معلّم بچّوں کو وہ باتیں بھی اچّھی طرح ذہن نشین کرائے جو غصّے کو رفع کرنے یعنی بھگانے کے لیے معاون و مددگار ہوں۔

اعلانِ سبق کے بعد طلبا سے پیراگراف باآواز بلند پڑھوائے جائیں اور ہر پیراگراف کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رکھا جائے تاکہ بچّوں کو سبق ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔

سبق کے اختتام پر ہوم ورک بھی دیا جائے۔

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تعارف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شمار اُمّہات المومنین میں ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کو علم و فضل میں کمال حاصل تھا۔ بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ سے علمی مسائل حل کروانے آیا کرتے تھے۔ آپ نہایت سخی، مہمان نواز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال آپ ہی کے پاس ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حجرے ہی میں سپردِ خاک ہوئے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور جائزہ کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چیدہ چیدہ خصوصیات نکات کی صورت میں درج ہوں۔

تختۂ سیاہ۔ایک چارٹ جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی چنداحادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

۲۔ انھوں نے کن کن غزوات میں شرکت کی اور کیا فرائض انجام دیے؟

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟

۴۔ کون سی باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے باعثِ اعزاز ہیں؟

عملی کام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی جانے والی کچھ احادیث تلاش کر کے لکھیے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

مقاصدِ سبق

طلبا کو مشاہیرِ اسلام کی زندگیوں اور ان کے کارناموں سے روشناس کرانا۔

معاوناتِ تدریس

بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مزار کی تصویر پر مشتمل چارٹ۔
ابن خلدون اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی تصویریں (خیالی تصاویر دستیاب ہیں)

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:
دین اسلام پھیلانے میں کن لوگوں کا ہاتھ ہے؟
اسلام کے واقعات ہم تک کس طرح پہنچتے ہیں؟
مسلمان فاتحین میں سے آپ کن کن فاتحین کو جانتے ہیں؟

اعلانِ سبق

☆ آج برصغیر میں اسلام کو فروغ دینے والی ایک بزرگ ہستی حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے بارے میں جانیں گے۔
☆ اسلام کے تاریخ دانوں میں علامہ ابن خلدون کو اہم مقام حاصل ہے۔ آج ان کے بارے

میں پڑھیں گے۔

☆ مسلمان فاتحین اور سپہ سالاروں میں سلطان صلاح الدین ایوبی کا نام بہت اہم ہے۔ انھوں نے اپنی فتوحات کا دائرہ یورپ تک پھیلا دیا تھا۔ آج اس عظیم سپہ سالار کے حالاتِ زندگی پڑھتے ہیں۔

تینوں برگزیدہ ہستیوں کے اسباق علیحدہ علیحدہ پڑھائے جائیں تاکہ طلبا کے ذہنوں میں ان کے واقعات گڈ مڈ نہ ہوجائیں۔

نفسِ مضمون

بابا فرید الدین گنج شکرؒ کھوتوال (ملتان) میں ۵۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔

دینی اور دنیاوی علوم سے آراستہ ہونے کے بعد معرفت کی روشنی شیخ جلال الدین تبریزیؒ سے حاصل کی۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے بیعت کرلی، پھر دہلی آگئے وہاں خواجہ غریب نوازؒ کی دعائیں لیں اور اپنے مرشد خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے حکم پر ہانسی آکر تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعدازاں اجودھن آگئے۔ یہاں رہنے والے بڑے سرکش اور بداخلاق تھے مگر آپؒ کی تعلیمات سے نہ صرف مسلمان ہوگئے بلکہ خوش اخلاق بھی ہوگئے۔

بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اپنی تعلیمات اور اندازِ فکر سے مخلوقِ خدا کو بھائی چارے کا ایسا پراثر پیغام دیا کہ مسلمانوں میں حق پرستی کا احساس پیدا ہوا اور لاکھوں ہندوؤں نے اسلام قبول کرلیا۔

بابا فرید الدین گنج شکرؒ سادہ مزاج تھے۔ ان کے دروازے مسلموں اور غیر مسلموں کے لیے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔

آپ کا وصال ۶۶۳ھ کو اجودھن ہی میں ہوا۔ ہر سال آپ کا عرس محرم کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔

طریقۂ تدریس

بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مزار کی تصویر پر مشتمل چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے گا۔

تمہید کے طور پر بچّوں کو یاد دلایا جائے گا کہ ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں جن بزرگانِ دین نے اہم کردار ادا کیا اور لاکھوں غیر مسلموں کو مسلمان کیا ان میں سے ایک حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ بھی ہیں۔

طلبا سے سبق باآواز بلند پڑھوایا جائے گا اور ہر پیراگراف کے اختتام پر متعلقہ سوالات کیے جائیں گے تاکہ اِعادہ سبق بھی ہوتا رہے اور طلبا کو سبق بھی ذہن نشین ہوتا رہے۔

صلاح الدین ایوبی

نفسِ مضمون

صلاح الدین ایوبی ایک عظیم مسلمان اور فاتح گزرا ہے۔ وہ اپنی بہادری کے علاوہ شرافت، رحم دلی، وسیع القلبی اور مفتوحین کے ساتھ حسنِ سلوک کے لیے بھی مشہور تھا۔ اسی بناء پر اسے عزت و احترام کے ساتھ دیکھا جاتا تھا۔
صلیبیوں کے مسلمانوں پر ظلم اور زیادتیوں نے بچپن ہی سے اس کے دل میں ان سے جنگ کا جذبہ پروان چڑھایا۔ ۱۱۶۴ء میں سلطان صلاح الدین نے ۲۷ برس کی عمر میں پہلی بار جنگ میں شرکت کی اور اس کے بعد تمام عمر حالت جہاد ہی میں رہا۔ ۳۲ برس کی عمر میں وہ مصر کا وزیر اور بعدازاں فاطمی خلیفہ کے انتقال کے بعد والیٔ مصر بن گیا اور کچھ ہی عرصے میں شام پر بھی قابض ہوگیا۔ پھر صلیبی حکمراں رینالڈ کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر اسے سزا دینے اور فلسطین کو ختم کرنے کے لیے ۱۱۸۷ء میں دمشق روانہ ہوا۔فتوحات حاصل کرتا ہوا سلطان صلاح الدین فلسطین پہنچا اور اپنے وقت کے نامور جرنیل رچرڈ کو جو شیر دل کہلاتا تھا، شکست سے دوچار کیا۔ فتح کے بعد سلطان صلاح الدین نے عیسائیوں سے ان کے مظالم کا بدلہ لینے کی بجائے عام معافی کا اعلان کیا۔ صلاح الدین سے اس کی رعایا بہت محبت کرتی تھی، اس نے اپنی تمام جائیداد اور دولت عوام کی فلاح و بہبود پر صرف کردی تھی۔ انتقال کے وقت اس کی جملہ ملکیت ایک جوڑا لباس، ایک کوٹ (عبا) ایک گھوڑا، ایک دینار اور ۳۶ درہم تھی۔

طریقۂ تدریس

- ☆ صلاح الدین کی تصویر کمرۂ جماعت میں آویزاں کی جائے۔
- ☆ معلّم سبق کا اعلان کرتے ہوئے صلاح الدین ایوبی کا مختصر تعارف کرائے گا اور طلبا سے

سوال کرے گا کہ وہ اس عظیم سپہ سالار کے بارے میں مزید کیا جانتے ہیں؟

☆ طلبا سے سبق با آواز بلند پڑھوایا جائے گا اور سبق کے مختلف حصّے کرکے آسانی پیدا کی جائے گی۔ ہر حصّے کے اختتام پر سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

علّامہ ابن خلدون

نفسِ مضمون

علّامہ ابن خلدون ممتاز مؤرخ، سیاسی مفکر، ممتاز عالم اور فلسفہ تاریخ وعلمِ عمرانیات کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی متعدد تصانیف ہیں جن میں علمِ عمرانیات، سیاسیات اور تاریخ وغیرہ کے فلسفے کے علاوہ سلطنتوں کے عروج و زوال کے اسباب بھی ملتے ہیں۔

ابن خلدون نے متعدد ممالک کا سفر کیا اور مختلف حکومتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ابن خلدون کی ''تاریخ عرب'' و''بربر تاریخ'' ابن خلدون کے نام سے معروف ہیں جبکہ شہرہ آفاق تصنیف ''مقدمہ ابن خلدون'' کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔

طریقۂ تدریس

ابن خلدون کی تصویر کمرۂ جماعت میں آویزاں کی جائے گی۔

معلّم سبق کا آغاز کرنے سے پہلے بچّوں سے تاریخ کے حوالے سے عمومی سوالات کرے گا تاکہ بچّے سبق کے لیے آمادہ اور مستعد ہوجائیں۔

پھر اعلانِ سبق کیا جائے گا کہ آج ہم مشہور مسلم مؤرخ علّامہ ابن خلدون کے حالاتِ زندگی کے بارے میں پڑھیں گے۔ علّامہ ابن خلدون کا مختصر تعارف پیش کرنے کے بعد طلبا سے سبق با آواز بلند پڑھوایا جائے۔

ہر پیراگراف کے خاتمے پر متعلقہ سوالات بھی کیے جائیں تاکہ طلبا کو اِعادۂ سبق کے ساتھ ساتھ جوابات کی درستی کا بھی اندازہ ہوتا رہے۔